رپورٹ :
مولانا محمد اسرار ابن مدنی حقانی

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی تقریب دستار بندی وختم بخاری سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا خطاب اور آنکھوں دیکھا حال

۸رجولائی ۲۰۱۰ء بروز جمعرات کو منتظمین جامعہ حقانیہ نے جلسہ دستار بندی اور تقریب ختم بخاری شریف کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس مبارک تقریب میں شرکت کیلئے ملک کے کونے کونے سے عوام وخواص کے قافلے دارالعلوم حقانیہ کی طرف رواں دواں تھے، جن سے صرف دارالعلوم حقانیہ نہیں بلکہ اکوڑہ خٹک کے پورے قصبہ میں زبردست رونق اور گہما گہمی پیدا ہوگئی تھی، ساری بستی میں اہل علم وعمل کی آمد سے سڑکوں اور بازاروں اور مسجدوں میں ایک عجیب بہار کا سماں تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ اکوڑہ خٹک کی وادی میں یکایک آسمان سے سفید کپڑوں میں ملبوس جبہ ودستار سے مزین خوبصورت اور نورانی مخلوق اتر آئی ہو۔

دارالعلوم حقانیہ کا ہر گوشہ اور ہر کمرہ اپنی رعنائی ودلکشی میں سجی ہوئی دلہن کا نظارہ پیش کررہا تھا۔ چنانچہ جوں جوں دستار بندی کا وقت قریب ہوتا گیا طلباء دورہ حدیث کے چہروں پر شگفتگی کے گلاب کھلے جارہے تھے بالآخروہ مبارک گھڑی آہی گئی جس کے انتظار میں طلباء اوران کے متعلقین کئی سالوں سے منتظر تھے۔

تقریباً 1500 فضلاء دورہ حدیث متخصصین اور حفاظ کرام کی جلسہ دستار بندی ہزاروں لوگوں کا عظیم اجتماع ایوان شریعت ہال میں قرار پایا۔ جس کے باہر بھی دارالعلوم کے تمام میدان، مسجد اور درسگاہیں اور بالکونیاں، برآمدے لوگوں سے بھرے ہوئے تھے، بلکہ جامعہ سے باہر دوتین کلومیٹر تک جی ٹی روڈ کے اطراف بھی زائرین اور مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے، ایک محتاط اندازے کے مطابق ڈیڑھ دولاکھ افراد موجود تھے۔

چنانچہ اس بابرکت تقریب کا آغاز ونامور ومعروف قراء قاری بزرگ شاہ الازھری اور شاہ فیصل مسجد اسلام آباد کے خطیب مولانا قاری اخلاق مدنی تلاوت کلام الٰہی سے ہوا۔ اس کے بعد نائب مہتمم جامعہ حقانیہ حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ نے جامعہ کی خدمات وتعارف سے مخاطبین کو روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ آنے والے مہمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت الاستاد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث شریف کا باقاعدہ درس شروع کیا۔ حضرت الاستاد نے مختصر، جامع پرمغز اور پراثر انداز میں آخری

حدیث شریف کی تشریح فرمانے کے بعد علماء وطلباء وعوام الناس کے عظیم اجتماع سے فکر انگیز خطاب فرمایا چونکہ اس سے پہلے حضرت الاستاذ نے اپنے زیر درس کتاب المغازی کے اختتامی تقریب میں شرکاء دورۂ حدیث کو ایمان افروز خطاب فرمایا تھا۔لہٰذا افادہ عام کے لئے دونوں بیانات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔حصہ اول کے مخاطبین شرکائے دورہ حدیث جبکہ حصہ دوم کے مخاطبین علماء اور عوام الناس ہیں۔

حصہ اول: خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت الاستاد نے فضلاء حقانیہ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا عزیز طلباء! الحمدللہ آپ صحاح ستہ سے فارغ ہوئے' تمام آفات و بلیات سے بچ کر اللہ تعالیٰ نے آپ اور ہم کو تحصیل علم کے لئے منتخب فرمایا۔یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔**یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان الخ**

والد مکرم شیخ الحدیثؒ فرمایا کرتے تھے' اگر اللہ تعالیٰ ہم کو گندی نالی کے کیڑے مکوڑے پیدا کرتا تو ہم کیا کر سکتے تھے یہ تو اس کا لطف و احسان ہے کہ انسان' پھر مسلمان پیدا کیا۔اور مزید کرم یہ کہ تحصیل علم کیلئے ہم جیسے نالائقوں کو وقف فرمایا۔

میرے عزیز ساتھیو! یہ دستار فضیلت اگر مقام و منزلت کے لحاظ سے سرخروئی دارین کا تاج مرصع ہے تو ذمہ داری اور تقاضوں کے لحاظ سے اتنی نازک ترین امانت ہے جس کا سنبھالنا پہاڑوں' دریاؤں اور آسمان کے بس میں نہیں۔روس' امریکہ' چین اور یورپ بلکہ ساری خدائی نے اس کے بوجھ کے اٹھانے سے انکار کیا۔یہ آپ ہی علماء وطلباء کی جماعت تھی جس نے اس کے اٹھانے کی ٹھانی۔

انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انه کان ظلوماً جھولاً.(الایة)

یہ آپ کی مسند' وراثت نبوت اور مقام دعوت پر فائز ہونے کی علامت ہے اور اب آپ کو زندگی کے ہر اجتماعی وانفرادی موڑ پر اس منصب کی لاج رکھنی ہے۔یہ ایک داعی اور نذیر کا مقام اور بلاخوف' لومۃ لائم کلمہ حق کہنے کا منصب ہے اس علم کو مادی اجر ومنفعت' طمع وحرص' خوف و لالچ اور نفاق و مداہنت کی آلائشوں سے پاک رکھنا ہے' پھر اس عہد ظلمات نے تو آپ کی ذمہ داریاں اور بھی نازک بنادی ہیں۔پورا عالم کفر آپ کے خلاف اٹھ کھڑا ہے' اس کو آپ کے ایٹم بم' بندوق اور میزائل سے خوف نہیں ہے بلکہ 58 ملکوں کے اسلامی سربراہوں سے بھی ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ان کو خطرہ صرف آپ سے آپ کی داڑھی' پگڑی' مساجد' مراکز اور مدارس اور آپ کے تہذیب اسلامی سے ہے' آج آپ رسمی طور پر تو فارغ ہو رہے ہیں لیکن آج سے آپ کی اصل ذمہ داری شروع ہوگئی ہے۔

مکتب عشق کے انداز نرالے دیکھے   اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد رہا

آج خوشی نہیں بلکہ غم کا دن ہے کیونکہ آپ عملی محاذ میں جارہے ہیں۔ایک طرف معاش' قوم' اولاد اور قبیلہ کے مسائل

سے نمٹنا ہوگا۔ دنیا کے پیچھے بالکل نہ پڑنا۔

دارالعلوم دیوبند کے مجذوب استاد حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ ایک مرتبہ درسگاہ میں آئے اور فرمانے لگے۔۔۔ منوالیا۔۔۔ طلباء نے استفسار کیا کہ حضرت کیا منوالیا؟ فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے منوالیا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا ہر فاضل رزق و معاش سے بے فکر فرما اور غیب کے خزانوں سے ان کی ضروریات پوری فرما۔

یہ بیان کرتے ہوئے حضرت پر ایسی ہی حالت طاری تھی کہ گویا وہ فضلاء حقانیہ کے بارہ میں بھی یہی نقشہ کھینچ رہے کہ میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے منوالیا ہے کہ ہر حقانی فاضل کے رزق و معاش سے بے فکری بھی اللہ تعالیٰ سے منوالی ہے بشرطیکہ ان کا مطمح نظر دین رہے۔

میرے عزیزو! حقانیہ اس وقت ایک تحریک ہے جو رنگ ونسل سے بالاتر ایک ''جند اللہ'' ہے۔۔ حقانیہ دیوبند ثانی ہے جس طرح فضلاء دیوبند نے برٹش استعمار کا خاتمہ کیا اسی طرح حقانی فضلاء نے روسی الحاد کا قلع قمع کردیا۔

لہٰذا آپ ہمیشہ حقانی نسبت پر فخر کریں۔۔ ندوۃ العلماء والے ندوی لکھتے ہیں۔ جامعہ ازھر والے ازہری لکھتے ہیں۔ علی گڑھ والے علیگ لکھتے ہیں۔ آپ بھی اپنے ساتھ ''حقانی'' لکھا کریں۔

میرے عزیز طلباء! مولانا جلال الدین حقانی فرماتے ہیں کہ ''شیخ الحدیث مولانا عبدالحق'' جب مغازی پڑھاتے تھے تو گویا ہم بالکل بدر کے میدان میں گھومتے تھے' الحمدللہ حضرت شیخ کی روح پرور مغازی نے اب بہت فائدہ دیا''

عزیز طلباء! ان علوم کی تکمیل سے آپ کو اپنے اکابر کی لائبریری کی چابی مل گئی۔ لہٰذا امام غزالیؒ امام رازیؒ اور امام شاہ ولی اللہؒ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے علوم و معارف کا بغور مطالعہ کریں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ دوسروں تک اس کے پہنچانے کا اسلوب سیکھیں۔ کیونکہ آج میڈیا کا دور ہے' نام نہاد محققین دین کی بیخ کنی کر رہے ہیں' مگر وتلک حجتنا آتینا ھا ابراھیم (الآیۃ) حجۃ ابراہیمی اور برہان حنفی سے ان کا توڑ کرنا ہے۔

ان مقاصد کے پیش نظر تحریر و تقریر میں ملکہ پیدا کریں۔

حصہ دوئم : حضرت الاستاد نے ملکی اور بین الاقوامی ناگفتہ بہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

محترم سامعین! دنیا اولمپک کی شمع جلائے رکھنے اور اسے اوروں تک پہنچانے کیلئے کیا کیا جتن کر رہی ہے۔ ہمیں شمع محمدی کو ہر طرف کے طوفانوں سے بچا کر روشن رکھنا ہے۔ اس ملک کے اہم مسائل اور بحرانوں کا حل شریعت محمدی کے نفاذ میں ہے اور پاکستان کے 16 کروڑ عوام جبر و تشدد اور بندوق اٹھائے بغیر پرامن جمہوری اور آئینی جدوجہد کے ذریعہ اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کرا کر رہیں گے۔ اگر حکمرانوں نے اس کا احساس کیا ہوتا اور پاکستان کے بنیاد اسلامی نظریہ اور اسلامائزیشن پر توجہ دی ہوتی تو آج ہم قتل و غارتگری' تشدد اور انتہا پسندی جیسے دلدلوں میں نہ پھنسے ہوتے اور نہ ہمارے افواج کو اپنے عوام پر فوجی آپریشن کرنے کی نوبت آتی اور نہ تشدد اور قوت کا استعمال موجودہ مشکلات کا حل نہیں۔ پاکستان کو درپیش نازک ترین چیلنجوں کے موقع پر حکمرانوں اور تمام سیاستدانوں کی سرد مہری اور

چپ سادھ کر بیرون ممالک کے سیر سپاٹوں پر انتہائی دکھ کی بات ہے کیونکہ یہ وقت پوری قوم کو سد سکندری بن جانے کا ہے اور ایسے وقت میں گروہی اور فرقہ ورانہ لڑائیوں اور باہمی جنگ و جدال کا ملک متحمل نہیں ہوسکتا۔ جبکہ دشمن داتا دربار جیسے سانحوں کے ذریعہ ملک کو ادھر دھکیل رہا ہے۔ اسوقت عالم کفر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکا ہے۔ اس کا مقابلہ صرف دینی قوتوں اور پوری امت مسلمہ کے اتحاد سے کیا جاسکتا ہے علماء کرام اور دین کے طلباء' دینی قوتیں ملت کی بقاء' امت کی سلامتی مذہب کی حفاظت' پاکستان اور عالم اسلام کی آزادی کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ اسلام کے بارے میں مغرب کے منفی اور جھوٹے پروپیگنڈہ کا توڑ کرنے کیلئے اسلام کی اصل عادلانہ تصویر پیش کرنی چاہیے' اسلام دہشت گردی کا نہیں بلکہ امن کا ضامن اور انسانیت کی نجات کا پیغام ہے۔ امریکہ نہ افغانستان سے اسلام اور بنیاد پرست ختم کرسکا ہے نہ وہ عراق اور پاکستان میں کامیاب ہوگا' پاکستان دنیا میں اسلام کا قلعہ ہے' سیکولر عناصر کے عزائم خاک میں ملیں گے۔ پوری امت کے اسلامی تشخص اور آزادی وسالمیت کیلئے دنیا بھر کے علما اور دینی قوتوں کی وحدت اور یکجہتی ضروری ہے۔ اس فیصلہ کن معرکہ میں حکمران اور سیاستدان اور فوج نے نہیں رسول اکرم ﷺ کے وارثین اور علم نبوت کے حاملین نے اصل اور حقیقی کردار ادا کرنا ہے۔ مدارس کے خلاف عالم کفر کا اتحاد بے معنی نہیں وہ مسلمانوں کو ان کی اصل تعلیمات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر حکمرانوں کی طرح آپ اور ہم نے بھی ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو خدانخواستہ یہ ملک تاشقند اور سمرقند بن جائے گا یا پھر یہاں الجزائر کی طرح خانہ جنگی پیدا ہو جائے گی۔ مدارس اپنے طور پر تمام اصلاحات کررہے ہیں' تمام جدید تقاضوں کے مضامین ہمارے نصاب میں شامل ہیں۔ حکومت کو اس صورتحال میں زور اور جبر کی بجائے ارباب مدارس سے مذاکرات اور افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ اس وقت پاکستان میں تعلیم کا بھرم صرف دینی مدارس سے قائم ہے' حکمرانوں سے چونسٹھ (۶۴) سال میں اپنے تعلیمی نظام اور نصاب کی اصلاح نہ ہوسکی' اور اسے بالاخر اسلام دشمن بورڈوں کو ٹھیکے پر دے دیا جو ہمارے تعلیمی نظام سے اسلامی اثرات اور تعلیمات کو چن چن کر نکال رہے ہیں مگر پاکستان میں یہ کوششیں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکیں گی۔

اس پر اثر خطاب کے بعد حضرت الاستاذ نے حسب معمول فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء سے حلف اٹھوایا۔ ہزاروں علماء اور فضلاء نے بھی دار العلوم کے فارغ ہونے والے ڈیڑھ ہزار فضلاء کے ساتھ کھڑے ہو کر اس حلف میں حصہ لیا یہ منظر حضور ﷺ کا صحابہ کرامؓ بیعت رضوان اور بیعت جہاد اور بیعت تعلیم و ابلاغ کا نقشہ یاد دلا رہا تھا۔ عربی میں لئے گئے اس حلف کا اردو میں بھی ترجمہ موجود تھا جس کا متن یہ ہے:

حلف نامہ

اجتماع دستار بندی وختم بخاری شریف

فضلائے دار العلوم حقانیہ کا عہد و میثاق اور حلف نامہ جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) مہتمم جامعہ دار العلوم حقانیہ نے فراغت تحصیل علوم کی دستار بندی کے موقع پر ختم بخاری شریف کے نورانی عظیم الشان اجتماع میں پڑھ کر اور انہیں پڑھا کر حلف لیا

بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ ۸ رجولائی ۲۰۱۰ء

نحمده و نصلي على رسوله الكريم . اما بعد ہم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لامتناہی ان گنت احسانات کا صمیم قلب سے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اربوں بندوں میں قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی اشاعت و ترویج کیلئے منتخب فرمایا اور دارالعلوم حقانیہ کے جلیل القدر مشائخ کرام اور اجلہ اساتذہ عظام سے علمی انوار پر برکات سے استفادہ کی نعمتوں سے نوازا۔ پاکستان کی مایہ ناز اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ جو اسلامی علوم و معارف کا عظیم قلعہ ہے۔ دعوت وارشاد اور عزیمت و جہاد کا تمام عالم اسلام میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔ اس عظیم یونیورسٹی کے اساتذہ اور مدرسین سلف صالحین کے مثالی نمائندے ہیں۔ ان عبقری شخصیات کے علوم و معارف کا خط وافر فراہم کیا ہے

ہم پورے وثوق و اعتماد کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم دارالعلوم حقانیہ کے آغوش شفقت میں جن انعامات سے نوازے گئے ان کا حق تشکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

ہم اپنے تمام اکابر اساتذہ اور شیوخ اور لاکھوں علماء کرام' اسلامی دانشوروں اور فرزندان توحید کے اس بے پناہ ہجوم میں اور اپنے اس عظیم مادر علمی کی پرشکوہ' منور فضاؤں میں رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ پختہ عہد و میثاق کرتے ہیں کہ ہم اب اس عظیم امانت' وراثت نبویہ قرآن و حدیث کے علوم و معارف کی ترویج و اشاعت میں اپنی حیاتِ مستعار کے لیل و نہار صرف کریں گے۔

ہمیں موجودہ تاریک' المناک ناگفتہ بہ حالات کا پورا پورا احساس ہے کہ آج کفر و شرک کے علمبردار اور یہودیت کے شیاطین' استعماری قوتوں کے طواغیت نے اسلامی اقدار و روایات اور ان دینی جامعات و معاہد اور مدارس و مراکز کو اپنے جبر و استبداد سے نشانہ بنایا ہے اور ان دینی نشرگاہوں کے مہتممین و اراکین اساتذہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں' اپنی جانوں کو سد ذوالقرنین بنا کر ان یاجوجی یلغار کے مقابلوں میں ہم اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر انشاء اللہ قائم رہیں گے اور اپنی زندگی کو کتاب و سنت کی اشاعت اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے وقف کریں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو تا قیامت قرآن و حدیث کا عظیم قلعہ بنادے اور ہمیں اپنے سالار شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نقش قدم پر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستہ پر چلائے جو حضور اقدس ﷺ اور ان کے صحابہ و خلفائے راشدین نے بطور صراط مستقیم ہمارے لئے متعین فرمایا ہے۔ آمین یا الہ العالمین

جس میں انہیں زندگی اسلام کی خدمت اور عالم اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا۔ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر اس حلف کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی نے امت مسلمہ کو درپیش مصائب و مشکلات کے حل' فضلاء جامعہ حقانیہ کی قبولیت' معاونین و متعلقین جامعہ حقانیہ کی حوائج پورا ہونے کے لئے دردانگیز اور رقت آمیز دعا فرمائی۔ جس کے دوران لاکھوں افراد کا پورا مجمع اللہ کی بارگاہ میں تضرع والحاح آہ و بکا سے گونج اٹھا۔ دعا کے بعد دستار بندی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ دستار بندی میں شیوخ جامعہ حقانیہ کے علاوہ سینکڑوں علماء و مشائخ اور سرکردہ قدیم فضلاء حقانیہ نے بھی شرکت کی۔ جبکہ تمام پروگرام کے نظم و نسق اور انتظام و انصراف پر جامعہ کے اساتذہ کرام و منتظمہ تعلیمی کمیٹی قابل تحسین و تبریک ہے۔

☆☆☆